سید محمد عاشق ہمدانی

ثبوت فاتحہ

۷۸۶
۹۲

آداب فاتحہ

فاتحہ کا طریقہ

مرتبہ

مفتی محمد حسین قادری رضوی مدظلہ

مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فاتحہ کے دلائل و فضائل

حضور کے اُمتی کو معلوم ہونا چاہیے کہ رجب میں امام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ ہو یا شبرات کا حلوا، محرم کا کھچڑا ہو یا گیارھویں کا کھانا اسی طرح تیجہ ہو یا دسواں چہلم ہو یا برسی ہر ایک کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو شریعت میں جائز ہے۔ (موجود ہے) پس جس چیز کی اصل شرع شریف میں موجود ہے وہ بدعتِ قبیحہ و سیّئہ کیونکر ہو سکتی ہے۔ ہر وہ نیکی جس کا ثواب میت کو بھی پہنچایا جا سکتا ہے۔ اب اگر میت گناہگار ہے تو یہ ثواب اُس کے لیے گناہوں کو مٹانے والا ہو گا۔ ورنہ باعثِ ترقی درجات۔ اور ایصالِ ثواب کرنے والا خوشنودی حاصل کرے گا۔ جو یقیناً باعثِ حل مشکلات ہے۔

عباداتِ بدنی کا ایصالِ ثواب

عبادتِ بدنی کے ثواب پہنچانے کے متعلق قرآن حکیم میں ہے:

وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ پ ۲۸

اور وہ لوگ جو اِن کے بعد آئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب مغفرت فرما ہماری اور ہمارے اُن بھائیوں کی جو ہم سے پہلے ایمان

ایمان گزر چکے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيُدْخِلُ إِلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔

(مشکٰوۃ شریف ۲۰۶)

مردہ کی حالت قبر میں ڈوبتے ہوئے فریاد کرنے والے کی طرح ہوتی ہے۔ وہ انتظار کرتا ہے کہ اس کے باپ یا ماں یا بھائی کی یا دوست کی طرف سے اُس کو دعا پہنچے اور جب اُس کو کسی کی دعا پہنچتی ہے تو وہ دعا کا پہنچنا اُس کو دنیا و مافیہا سے محبوب تر ہوتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اہل زمین کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کی مثل اجر و رحمت عطا کرتا ہے اور بیشک زندوں کا تحفہ مردوں کی طرف یہی ہے کہ اُن کے لئے بخشش کی دعا مانگی جائے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

يَتْبَعُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْحَسَنَاتِ أَمْثَالُ الْجِبَالِ فَيَقُولُ

قیامت کے دن پہاڑوں جیسی نیکیاں انسان کے (اعمال سے) لاحق ہوں گی تو وہ

أَنّٰى هٰذَا ؟ فَيُقَالُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ (الادب المفرد للبخاری و شرح الصدور ص۱۲۷)

کہے گا کہ یہ کہاں سے ہیں تو فرمایا جائے گا کہ یہ تمہاری اولاد کے استغفار کے سبب سے ہیں جو تمہارے لئے کیا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت میں اپنے ایک نیک بندے کا درجہ بلند فرمایا:

فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَنّٰى لِي هٰذِهٖ ؟ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ (مشکوٰۃ ص۲۰۶)

تو وہ عرض کرتا ہے اے میرے رب میرا درجہ کیونکر بلند ہوا ؟ ارشاد ہوا کہ تیرا بیٹا جو تیرے لئے دعائے بخشش مانگتا ہے اس کے سبب سے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر کسی نیک بندے یا کسی بزرگ کے لئے دعائے بخشش کی جائے تو اس کے درجے بلند ہو جاتے ہیں اور گنہگار کے لئے کی جائے تو اس سے سختی اور عذاب دُور ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُمَّتِيْ أُمَّةٌ مَرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوْبِهَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُوْرِهَا لَا ذُنُوْبَ عَلَيْهَا تُمَحَّصُ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ

میری اُمت اُمتِ مرحومہ ہے وہ قبروں میں گناہوں کے ساتھ داخل ہو گی اور جب قبروں سے نکلے گی اس پر کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ مومنوں کے استغفار کی وجہ سے

(شرح الصدور ص ۱۲۸) | اس کو گناہوں سے پاک صاف کر دے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِحْدَ عَشَرَةَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهٗ لِلْاَمْوَاتِ اُعْطِيَ مِنَ الْاَجْرِ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ۔

جو شخص قبروں پر گذرا اور اس نے سورۂ اخلاص کو گیارہ مرتبہ پڑھا پھر اس کا ثواب مردوں کو بخشا تو اس کو مردوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

(دار قطنی، درمختار بحث قرأت المیتہ باب الدفن شرح الصدور ص ۱۳۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُ مِنْ كَلَامِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَانُوْا شُفَعَاءَ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔

جو شخص قبرستان جائے پھر ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور قل ہو اللہ احد اور الھاکم التکاثر پڑھ کر کہے کہ اے اللہ! جو کچھ میں نے تیرے کلام سے پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے ان قبروں والے مومنین اور مومنات کو بخشا تو وہ تمام مردے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے سفارش کرتے ہیں۔

(شرح الصدور ص ۱۳۰)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

اِذَا دَخَلْتُمُ الْمَقَابِرَ فَاقْرَءُوْا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ

کہ جب تم مقابر یعنی قبرستان جاؤ تو سورۂ فاتحہ اور معوذتین اور سورۂ اخلاص

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاجْعَلُوْا ذٰلِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ فَاِنَّہٗ یَصِلُ اِلَیْہِمْ (شرح الصدور ص ۱۳۰)

پڑھو اور ان کا ثواب اہل مقابر کو پہنچاؤ۔ کیونکہ وہ ان کو پہنچتا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

یُسْتَحَبُّ لِزَائِرِ الْقُبُوْرِ اَنْ یَّقْرَاَ مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَیَدْعُوْ لَھُمْ عَقَبَھَا نَصَّ عَلَیْہِ الشَّافِعِیُّ وَاتَّفَقَ عَلَیْہِ الْاَصْحَابُ وَزَادَ فِیْ مَوْضَعٍ اٰخَرَ وَاِنْ خَتَمُوْا الْقُرْاٰنَ عَلَی الْقَبْرِ کَانَ اَفْضَلَ (شرح الصدور ص ۱۳۰)

زائر قبور کے لئے مستحب یہ ہے کہ جتنا اس سے ہو سکے قرآن پڑھے اور اہل قبور کے لئے دعا کرے امام شافعیؒ نے اس پر نص پیش کی ہے اور تمام شافعی حضرات اس پر متفق ہیں اور اگر قبر پر قرآن شریف ختم کیا جائے تو اور بھی افضل ہے۔

حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کبار میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کی رات کو قبرستان میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں نور چمک رہا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے۔ غیب سے آواز آئی، اے مالک بن دینار یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے جو انھوں نے قبروں والوں کو بھیجا ہے، میں نے کہا تمھیں خدا کی قسم ہے مجھے بتاؤ مسلمانوں نے کیا تحفہ بھیجا ہے؟

قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَامَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ

اُس نے کہا ایک مومن مرد نے اس رات اس قبرستان میں قیام کیا تو اُس نے وضو

وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَقَرَأَ فِیْهِمَا
فَاتِحَةَ الْکِتَابِ وَقُلْ یَا اَیُّهَا
الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ وَهَبْتُ
ثَوَابَهَا لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ
الْمُؤْمِنِیْنَ فَاَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَیْنَا
الضِّیَاءَ وَالنُّوْرَ وَالْفُسْحَةَ وَالسُّرُوْرَ
فِی الْمُشْرِقِ وَالْمُغْرِبِ -
قَالَ مَالِکٌ فَلَمْ اَزَلْ اَقْرَأُ
هُمَا فِیْ کُلِّ لَیْلَةِ جُمُعَةٍ فَرَأَیْتُ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
فِیْ مَنَامِیْ یَقُوْلُ لِیْ یَا مَالِکَ ابْنَ
دِیْنَارٍ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ بِعَدَدِ
النُّوْرِ الَّذِیْ اَهْدَیْتَهٗ اِلٰی
اُمَّتِیْ وَلَکَ ثَوَابُ ذٰلِکَ
ثُمَّ قَالَ لِیْ وَبَنَی اللّٰهُ لَکَ بَیْتًا
فِی الْجَنَّةِ فِیْ قَصْرٍ یُقَالُ لَهُ الْمُنِیْفُ
قُلْتُ وَمَا الْمُنِیْفُ؟ قَالَ الْمُطَّلُ
عَلٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ - (شرح الصدور ص۱۲۰)

اُس نے کہا ایک مومن مرد نے اس رات
اس قبرستان میں قیام کیا تو اُس نے وضو
کرکے دو رکعتیں پڑھیں اور ان دو رکعتوں
میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں قل
یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں
قل ہو اللہ احد پڑھا اور کہا اے اللہ ان
دو رکعتوں کا ثواب میں نے ان تمام قبروں
والے مومنین کو بخشا پس اس کی وجہ سے
اللہ تعالےٰ نے ہم پر یہ روشنی اور نور بھیجا ہے
اور ہماری قبروں میں کشادگی و فرحت
پیدا فرمادی ہے۔ حضرت مالک بن دینار
فرماتے ہیں اس کے بعد میں ہمیشہ دو رکعتیں
پڑھ کر ہر جمعرات میں مومنین کو بخشتا۔ ایک
رات میں نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو
خواب میں دیکھا، فرمایا۔ اے مالک بن دینار
بیشک اللہ نے تجھ کو بخش دیا جتنی مرتبہ
تو نے میری اُمت کو نور کا ہدیہ بھیجا ہے۔
اور اتنا ہی اللہ نے تیرے لئے ثواب کیا
ہے اور نیز اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے

جنت میں ایک مکان بنایا ہے جس کا نام منیف ہے۔ میں نے عرض کیا منیف کیا ہے؟ فرمایا جس پر اہل جنت بھی جھانکیں گے۔

میت کے لئے تسبیح و کلمہ پڑھنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ان کو قبر میں اُتار کر اُن پر مٹی ڈال دی گئی۔ بعد ازاں حضور اکرم صلی اللہ علیہ نے تکبیر و تسبیح پڑھنا شروع کر دی، ہم نے بھی آپ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیا۔ دیر تک پڑھتے رہے۔

فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللهُ عَنْهُ۔

(مشکوٰۃ ص۲۶)

تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ فرمایا اس نیک بندہ پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی ہماری تسبیح و تکبیر کے سبب سے اللہ نے اس کو فراخ کر دیا ہے۔

اس حدیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کا قبر پر تسبیح و تکبیر پڑھنا اور ان کی تسبیح و تکبیر سے صاحب قبر کو فائدہ پہنچنا اظہر من الشمس ہے۔ اگر غور کیا جائے تو اس سے بعد از دفن قبر پر اذان دینے کا مسئلہ بھی سمجھ میں آسکتا ہے۔

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:۔

حضرت جنید رحؒ کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا۔ آپ نے سبب

پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے کہا کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنیدؒ نے ایک لاکھ پانچ ہزار بار کبھی کلمہ پڑھا تھا۔ یوں سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے۔ اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا۔ اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں — سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تحذیر الناس)

حضرت سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے۔

فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ۔

(ابوداؤد کتاب الزکوٰۃ)

تو کونسا صدقہ افضل ہے (جو ماں کے لئے کروں) فرمایا پانی۔ تو حضرت سعدؓ نے کنواں کھدوا دیا اور کہا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے۔

اس حدیث میں یہ بات نہایت ہی قابلِ غور ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی فرما رہے ہیں هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ کہ یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے یعنی ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے بنوایا گیا ہے۔ اس سے صراحۃً ثابت ہوا کہ جس کی روح کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کوئی صدقہ و خیرات کی جائے اگر اس صدقہ

اور خیرات اور نیاز پر مجازی طور پر اس کا نام لیا جائے یعنی یوں کہا جائے کہ یہ سبیل حضرت امام حسین اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے لئے ہے۔ یا یہ کھانا، یہ نیاز صحابۂ کبار یا اہلِ بیت اطہار، یا غوثِ اعظم یا خواجۂ غریب نواز کے لئے ہے۔ تو ہرگز ہرگز اس سبیل کا پانی اور وہ کھانا دنیاز وغیرہ حرام نہ ہوگا۔ ورنہ پھر یہ کہنا پڑے گا کہ اس کنویں کا پانی حرام تھا حالانکہ اس کنوئیں کا پانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بعد میں تابعین، تبع تابعین اور اہلِ مدینہ نے پیا۔ کیا کوئی مسلمان کہہ سکتا ہے کہ ان سب مقدس حضرات نے حرام پانی پیا تھا؟ معاذ اللہ کوئی مسلمان تو ایسا کہہ نہیں سکتا۔ جس کنوئیں کے پانی کے متعلق یہ کہا گیا کہ یہ سعد کی ماں کے لئے ہے اس کنوئیں کا پانی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اور صحابۂ کرام کے نزدیک حلال وطیب ہے تو جس سبیل کے پانی کے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ امام حسین اور شہدائے کربلا رضی اللہ عنہم کے لئے ہے یا یہ نیاز وغیرہ فلاں کے لئے ہے تو وہ مسلمانوں کے نزدیک بھی حلال وطیب ہے۔

تیجہ، ساتہ، گیارھویں، چہلم، عرس یا برسی کرنا

جب آپ نے مسئلۂ ایصالِ ثواب کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے، تو یہ بھی مان لیجئے کہ گیارھویں، کونڈے، سبیل، تیجہ، ساتہ، چہلم اور برسی وغیرہ یہ سب ایصالِ ثواب کے نام ہیں اور ایصالِ ثواب قرآن و

حدیث سے ثابت ہے۔ جیساکہ اوپر بیان ہوا۔ تو اب اُن کے جائز ہونے میں کیا شبہ رہا۔

میت پر تین دن خاص کر سوگ کیا جاتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا تین دن سوگ کیا ہے اب اُٹھنے سے پہلے چند گھر کے افراد مل کر کچھ صدقہ کرو۔ کچھ پڑھو اور اس کا ثواب میّت کی روح کو پہنچا کر اُٹھو۔ اس کا نام سویم یا تیجہ مشہور ہوگیا۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی تیجہ ہوا۔ چنانچہ حضرت شاہ عبد العزیز صاحب محدّث دہلوی فرماتے ہیں:

"روز سویم کثرتِ ہجوم مردم آں قدر بود کہ بیرون از حساب ست' ہشتاد و یک کلام اللہ بشمار آمدہ وزیادہ ہم شدہ باشد و کلمہ را حصر نیست۔" (ملفوظاتِ عزیزی ص۵۵)

(ترجمہ) تیسرے دن لوگوں کا ہجوم اس قدر تھا کہ شمار سے باہر ہے۔ اکیاسی کلام اللہ ختم ہوئے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوئے ہوں گے۔ اور کلمۂ طیبہ کا تو اندازہ ہی نہیں کہ کتنا پڑھا گیا۔

آدابِ فاتحہ

آدابِ فاتحہ کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ حلال اور پاک چیزوں پر فاتحہ دینا چاہیے۔ فاتحہ لوگوں کو دکھانے اور اپنی ناموری کی غرض سے نہ ہو بلکہ خالص

اللہ کے واسطے ہو۔ بہتر ہے کہ اپنے گھر میں فاتحہ کی چیزیں پکائی جائیں کیونکہ گھر کی چیزوں میں احتیاط بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور اگر گھر میں نہ پکا سکیں تو بدرجۂ مجبوری کسی پرہیزگار مسلمان[ؔ] کی دکان سے خرید کر فاتحہ دلائیں اور ایسی چیزوں پر فاتحہ دلائیں جو خود کو پسند ہوں یا عام طور پر ہر شخص پسند کرتا ہو۔ مثلاً حلوہ، مٹھائی، کھیر اور وہ چیز جس میں شکر پڑی ہوئی ہو۔ کیونکہ حضورِ پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "مومن میٹھے ہیں اور میٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں"۔ اور قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ "ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ خدا کے راستے میں محبوب چیزوں کو صرف نہ کرو"۔ اور اس سے زیادہ کونسی چیز محبوب ہوگی جس کو خود اللہ کے محبوب ہمارے مطلوب صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہو۔ اسی طرح گوشت پر فاتحہ دینا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو بھی پسند فرمایا ہے۔ اور میٹھے نئے پھل۔ شہد۔ شربت۔ دودھ۔ پلاؤ۔ زردہ اور حلیم وغیرہ۔ ان میں سے کوئی ایک شے ہو یا سب ہوں بلکہ اُس شے کو مقدم کیا ہے جو اُس کو پسند ہو جس کی فاتحہ یا نذر کرنا مقصود ہے۔ جس جگہ فاتحہ دی جائے وہاں لوبان یا اگربتی بھی سلگائیں تو بہتر ہے۔

[ؔ] اہلِ سُنّت و جماعت سے خریدیں۔ کسی گستاخِ رسول سے ہرگز نہ خریدیں کیونکہ یہ پرہیزگار تو کیا مسلمان بھی نہیں ہوتے۔

طریقہ فاتحہ

باوضو قبلہ رُخ دوزانو بیٹھیں۔ سامنے شیرینی حلال وطیب کمائی اور صفائی سے تیار کی ہوئی کل یا جز ساتھ ہی پانی بھی سامنے رکھیں۔ پہلے درودِ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ تین بار۔ پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ایک بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ایک بار پڑھ کر قرآن پاک کا ایک رکوع جہاں سے یاد ہو پڑھیں پھر مع بسم اللہ سورہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝ ایک بار مع بسم اللہ سورہ اخلاص قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ ۝ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ تین بار پھر مع بسم اللہ سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ
شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ ایک بار
پھر مع بسم اللہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝
مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝ ایک بار پھر مع بسم اللہ سورہ فاتحہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ ایک بار
پھر مع بسم اللہ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ ۛ هُدًی
لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ
وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰی
هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ مع بسم اللہ ایک بار

وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۚ اگر وقت ہو اور مناسب سمجھیں تو درود تاج ایک بار، ورد غوثیہ تین بار۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ بعدہٗ شجرہ منظوم ایک بار پڑھیں پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کریں کہ اے اللہ اس تیرے عاجز بندے نے جو کچھ پڑھا ہے (نماز نفل۔ قرآن شریف شجرہ نعت شریف یا قصیدہ غوثیہ وغیرہ) اُس میں جو بھول کر یا جان کر غلطیاں خامیاں پیدا ہو گئی ہوں اُن کو معاف فرما اور اُس کی اصلاح کی توفیق عنایت کر اور اس کو قبولیت کا درجہ عطا فرما۔ شیرینی اور تلاوت کا اپنے فضل و کرم سے ثواب عنایت فرما۔ اس ثواب کو حضور پُرنور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں پیش کرتا ہوں۔

لہ حضور کا نام اقدس جب بھی سُنیں قُرَّتُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کہتے ہوئے انگوٹھوں کو چومتے ہوئے آنکھوں سے لگائیں

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں تمام انبیاء کرام کی خدمات میں اور خلفاء راشدین جملہ صحابہ کرام وجملہ اُمّہات المومنین۔ شہداء کربلا خصوصاً حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تابعین وتبع تابعین ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں وجملہ مشائخ سلسلہ طریقت واولیاء عظام واہل بیت کرام خصوصاً حضور غوث پاک شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں۔ آپ کے والدین کریمین وتمام اہل سلسلہ کی خدمات میں اور خصوصاً حضور غریب نواز خواجہ معین الدین اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اور جملہ مومنین ومومنات کی خدمات۔ ونیز میرے والدین کرام وپیرو مرشد (خواہ زندہ ہی ہوں) کی خدمتِ عالی میں خصوصاً فلاں (اپنے اُس عزیز یا بزرگ کا نام لیں جس کو ثواب پہنچانا چاہتے ہیں) کی خدمت میں ثواب پیش کریں۔ پھر مندرجہ بالا تمام بزرگوں کے طفیل رب سے اپنے واسطے نیک دعائیں قبول کرنے کی گذارش کریں۔ خصوصاً ایمان پہ خاتمہ کی دعا ضرور کیا کریں۔ کیونکہ آئے دن نئے نئے فتنے اور نئے نئے مذاہب نمودار ہو رہے ہیں گمراہ ہونے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ خدا محفوظ رکھے آمین۔

نوٹ:۔ عورت اور نابالغ بچہ بھی فاتحہ پڑھ سکتے ہیں شرط تلفظ صحیح ادا کرنا ہے، ورنہ بالغ مرد بھی خود نہ پڑھے کسی خاص سُنّی قاری سے پڑھائیں اور صحیح پڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ بے ادب اور گستاخ رسول سے فاتحہ نہ پڑھائیں کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ بد دعا بلکہ گالیاں تک دیکر منہ پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں اور ہم مسلک دوستوں میں بیٹھ کر خوب مذاق بناتے ہیں لہٰذا تمام سُنّی حضرات خاص خیال رکھیں۔

فاتحہ کے دلائل وفضائل والیصال ثواب ونیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم شریف پر انگوٹھے چومنے کا مسئلہ مصنف الحاج مولانا محمد شفیع صاحب اکاڑوی۔ "منیر العین" مصنف مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی وغیرہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر۔